TEHQEEQI PAMPHLET NO.1

اللہ تعالیٰ کو

"اوپر والا" یا "اللہ میاں" کہنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت، صدر الشریعہ، مفتیٔ اعظم ہند،
بحر العلوم، فقیہ ملت، شارح بخاری،
حکیم الامت، فیض ملت رحمہم اللہ کے فتاوی

عبد مصطفیٰ
AM ABDE MUSTAFA

About Abde Mustafa Official

Abde Mustafa Official, Ek Team Ahle Sunnat Wa Jama'at Se Jiska Maqsad Quraano Sunnat Ki Khidmat, Ilme Deen Ki Isha'at Aur Islaahe Ummat

Website : abdemustafaofficial.blogspot.com

Email : Abdemustafa78692@gmail.com

Mobile no. : +919102520764 (WhatsApp, Telegram)

Follow us on Facebook, Instagram, Twitter and Subscribe our YouTube Channel
(Search "Abde Mustafa Official" to find us)

Abde Mustafa Social Media Team



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کل دیکھا جاتا ہے کہ کئی لوگ دوران گفتگو اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہتے ہیں، مثلاً اوپر والا دیکھ رہا ہے، اللہ میاں دینے والا ہے، اوپر والا ہمارے ساتھ ہے وغیرہ۔

یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا صحیح نہیں ہے۔ کئی علماے کرام نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی کو اس طرح پکارنا جائز نہیں ہے، چناں چہ کچھ علما کے اقوال درج ذیل ہیں:

(1) اعلی حضرت، امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ میاں کا اطلاق نہ کیا جائے کہ وہ تین معنی رکھتا ہے ان میں دو رب العزت کے لیے محال ہیں، میاں، آقا اور شوہر اور مرد عورت میں زنا کا دلال لہذا اطلاق ممنوع اور اس پر افتخار جہل۔

(فتاوی رضویہ، ج14، ص615)

(2) ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ سوال میں اسم جلالت کے لفظ "میاں" مکتوب ہے، یہ ممنوع و معیوب ہے، زبان اردو میں میاں کے تین معنی ہیں جن میں دو اللہ پر محال ہیں لہذا اس کا اطلاق محمود نہیں۔

(ایضاً، ص276)

(3) ملفوظات اعلی حضرت میں بھی ہے کہ زبان اردو میں میاں کے تین معنی ہیں، ان میں سے دو ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ دو خبیث معنوں میں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اس کا اطلاق ممنوع ہوگا۔ اس کے ایک معنی مولا، اللہ تعالی بے شک مولا ہے، دوسرے معنی شوہر اور تیسرے معنی زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔

(ملفوظات اعلی حضرت، حصہ اول، ص174)

(4) خلیفۂ اعلی حضرت، صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو میاں کہنا ناجائز ہے کہ میاں کے ایک معنی شوہر کے ہیں۔
(فتاوی امجدیہ، ج4، ص418)

(5) مفتیٔ اعظم ہند، علامہ مصطفی رضا خان رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی، اللہ عزوجل، اللہ عزجلالہ، اللہ سبحانہ، اللہ عزشانہ یا جل شانہ وغیرہ کہنا چاہیے، میاں نہ کہنا چاہیے۔ عوام میں یہ لفظ بولا جاتا ہے، انھیں اس سے احتراز کرنا چاہیے، تفصیل کے لیے احکام شریعت دیکھیں اس میں اعلی حضرت قدس سرہ نے مفصل تحریر فرمایا ہے۔ (میاں) بولنا گناہ نہیں مگر یہ لفظ اس کی جناب میں بولنا برا ہے، اس کی شان و عزت کے لائق نہیں۔
(فتاوی مصطفویہ، ص32)

(6) شارح بخاری، علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ اس بارے میں متقدمین کی کتابوں میں کچھ نہیں۔ مجدد اعظم، اعلی حضرت، امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے فتاوی میں فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل کو میاں کہنا منع ہے، وجہ یہ ہے کہ میاں کے تین معنی ہیں، مالک، شوہر اور زنا کا دلال اور جس لفظ کے چند معنی ہوں اور کچھ معنی خبیث ہوں اور وہ لفظ شرع میں وارد نہ ہو تو اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر منع ہے۔
علامہ شامی نے فرمایا:

ایھام معنی المحال کاف للمنع (رد المحتار، ج9، ص567)

اس کی مثال "راعنا" ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے ارشادات صحابۂ کرام جب اچھی طرح سن نہ پاتے یا سمجھ نہ پاتے تو عرض کرتے "راعنا" یعنی ہماری رعایت فرمائیے۔ یہود کی لغت میں راعنا کے معنی بے وقوف کے ہیں۔ یہود بھی راعنا راعنا کہنے لگے اور وہ اس معنی خبیث کی نیت سے کہتے تھے۔ اللہ عزوجل نے راعنا کہنے سے صحابۂ کرام کو منع فرمایا اور حکم ہوا کہ انظرنا کہو۔
اسی طرح یہاں بھی خطرہ ہے۔ آپ اللہ عزوجل کو میاں کہیں، آپ کی نیت مالک کی ہوگی لیکن کوئی دہریہ بے دین دوسرے خبیث معنی کی نیت سے کہے تو کون روکے گا، وہ کہہ دے گا کہ آپ بھی تو کہتے ہیں اس لیے ایسے الفاظ کے استعمال کی اجازت نہیں۔
(فتاوی شارح بخاری، ج1، ص137)

(7) آپ رحمہ اللہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل پر لفظ میاں کے اطلاق کو حرام کسی نے بھی نہیں لکھا ہے صرف ممنوع لکھا ہے۔ ہر ممنوع حرام نہیں ہوتا، ممنوع مکروہ تنزیہی کو بھی شامل ہے بلکہ حضرت مفتئ اعظم ہند قدس سرہ نے اپنے فتاوی میں تصریح فرمائی ہے "گناہ نہیں مگر یہ لفظ اس کی جناب میں بولنا برا ہے۔ اس کی شان و عزت کے لائق نہیں۔"

(ایضاً، ص138)

(8) حضرت علامہ مفتی اسماعیل حسین نورانی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی زمان و مکان سے پاک ہے کیوں کہ اللہ تعالی خالق ہے اور زمان و مکان مخلوق ہیں۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

انہ سبحانہ لیس فی مکان و لا فی زمان من الازمنة لان الزمان والمکان من جملة المخلوقات وھو سبحانہ کان موجودا فی الازل ولم یکن معہ شیء من الموجودات (شرح الفقہ الاکبر، ص35)

یعنی اللہ عزوجل کسی معین جگہ اور زمانے کے ساتھ متصف ہونے سے پاک ہے کیوں کہ زمانہ اور جگہ مخلوق میں سے ہیں جب کہ اللہ تعالی کی ذات ازل سے ہے یعنی یعنی اس وقت سے جب زمانہ اور جگہ اور کوئی بھی چیز موجود نہیں تھی۔

علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

لما ثبت انتفاء الجسمیة بالمعنی المذکور ثبت انتفاء لوازمھا فلیس سبحانہ بذی لون ولا رائحة ولا صورة ولا شکل ولا متناہ ولا حال فی شیء ولا محل

(المعتقد المنتقد، ص65)

یعنی جب اللہ تعالی کا جسم سے پاک ہونا ثابت ہو گیا تو جسم کے لوازمات سے پاک ہونا بھی ثابت ہو گیا لہذا اللہ عزوجل کسی قسم کی رنگت، مہک اور شکل و صورت سے پاک ہے۔ نہ اس کی کوئی انتہا ہے اور نہ کسی چیز کے اندر حلول کیے ہوئے ہے اور نہ وہ کسی معین جگہ سے متصف ہے۔

ہمارے زمانے میں لوگ اللہ تعالی کے لیے عموماً "اوپر والا" کے الفاظ استعمال کر جاتے ہیں

(مثلاً کہتے ہیں کہ اوپر والا دیکھ رہا ہے) یا اللہ کے کسی قول کو بیان کرتے ہوئے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہیں یا فریاد اور دعا کرتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں، ان تمام صورتوں میں لوگوں کا عقیدہ اور مقصود اللہ تعالی کی بلندی کو ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ کفر نہیں ہے ورنہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی ممنوع ہو جائے گا۔

علامہ فضل رسول قدس سرہ لکھتے ہیں:

آسمان اگرچہ بلندی کی ایک جگہ ہے لیکن لوگ اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر اس لیے دعا کرتے ہیں کہ وہ دعا کا قبلہ ہے جس طرح کعبہ شریف نماز کا قبلہ ہے جب کہ جس کی عبادت ہو رہی ہے وہ کعبہ میں یا آسمانوں میں ٹھہرنے سے پاک ہے۔

(ایضاً، ص66)

اگر کوئی اللہ تعالی کو اوپر والا کہتا ہے تو فوراً اسے کافر نہیں کہا جائے گا جب تک کہ تحقیق نہ ہو جائے کہ اس نے اپنے جملے سے کیا مراد لیا ہے۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ اپنی باندی لے کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس باندی سے اس کے ایمان کی تحقیق کے لیے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟

اس نے کہا کہ آسمان میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ میں کون ہوں؟

اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت معاویہ سے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو، یہ مسلمان ہے۔ (سنن ابوداؤد، ر930)

اس حدیث میں باندی نے کہا کہ "آسمان میں" اور اس سے باندی کا مقصود جہت اور جگہ کا تعین نہیں تھا بلکہ یہ بتانا تھا کہ زمین کی طرح آسمان میں بھی اس کی عبادت کی جاتی ہے۔ چوں کہ اس کا مقصد جگہ کا تعین نہیں تھا اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے اسے مسلمان قرار دیا۔

ہاں اگر کسی شخص کا مقصود اللہ عزوجل کے لیے جگہ کو ثابت کرنا ہو تو ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان کا حکم دیا جائے گا۔ حضرت علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی فتاوی قاضی خان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ خدا کے لیے مکان (جگہ) ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے۔ یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے، نیچے تم، یہ کلمۂ کفر ہے۔ (بہار شریعت) (انوار الفتاوی، ص98)

(9) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو میاں کہنا درست نہیں ہے۔ علما نے اس سے بہت ممانعت فرمائی ہے۔ (فتاوی امجدیہ، ج4، ص418)

میاں کا ایک معنی شوہر بھی ہے اور اللہ عزوجل کی طرف ایسے لفظ کی نسبت کرنا درست نہیں ہے جس میں اللہ عزوجل کی شان کے نامناسب معنی کا شائبہ موجود ہو۔

(ایضاً، ص100)

(10) بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے لیے میاں لفظ نہیں بولنا چاہیے کہ اس لفظ کے ایسے معانی بھی آتے ہیں جن کا اطلاق باری تعالی پر جائز نہیں۔

(فتاوی بحر العلوم، ج5، ص306)

(11) فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو اوپر والا بولنا کفر ہے کیوں کہ اس سے جہت کا ثبوت ہوتا ہے اور اس کی ذات جہت سے پاک ہے جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتزانی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے:

اذا لم یکن فی مکان لم یکن فی جہۃ لا علو لا سفل ولا غیرھما

(شرح عقائد نسفی، ص33)

لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالی کو اوپروالا بلندی و برتری کے معنی میں کہے تو اسے کافر نہ کہیں گے مگر اس قول کو برا ہی جانیں گے اور قائل کو اس سے روکیں گے۔

(فتاوی فیض الرسول، ج1، ص44)

(12) حکیم الامت، علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو میاں نہیں کہنا چاہیے کیوں کہ اردو میں میاں مالک کو بھی کہتے ہیں اور شوہر کو بھی، شوہر ہونے سے اللہ پاک ہے۔ جس لفظ میں اچھے برے دونوں طرح کے معانی ہوں اس کا استعمال حق تعالی کے لیے نہیں کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لفظ راعنا بولنے سے روکا گیا تھا کیوں کہ اس کے دو معنی ہیں، ایک اچھا اور ایک برا تو جب بارگاہ رسالت میں مشترک لفظ کا استعمال جائز نہیں تو پھر ذات باری تعالی تو ارفع و اعلی ہے۔

(فتاوی نعیمیہ، ص107، ملخصاً)

(13) فیض ملت، علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو میاں کہنا نامناسب ہے کیوں کہ ہمارے عرف میں میاں کہیں باپ کو اور کہیں شوہر کو کہا جاتا ہے۔ عرف شرع پر غلبہ رکھتا ہے چناں چہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب بنام "نشر العرف" لکھی ہے۔ یہ لفظ اللہ تعالی کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔
اگرچہ عوام ان دونوں معنوں میں "اللہ میاں" نہ کہیں لیکن تاہم عرف کے خلاف ہے اسی لیے ایسے لفظ سے احتراز لازم ہے۔

(فتاوی اویسیہ، ج1، ص27)

(14) حضرت علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں کہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 110 میں ارشاد باری تعالی ہے:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

ترجمہ: اے رسول آپ کہہ دیجیے کہ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو، اس کے سب ہی نام اچھے ہیں۔

اللہ تعالی کی ذات کو تعبیر کرنے کے لیے اسم ذات "اللہ" ہے۔ اس کے قریب تر صفاتی نام "الرحمن" ہے باقی اس کے بہت سے صفاتی نام ہیں جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں، مثلاً الستار، الغفار، الرؤف، الرحیم وغیرہ۔ اللہ تعالی کی ذات کو تعبیر کرنے کے لیے جو بھی اسما، صفات اور کلمات استعمال کیے جائیں ان کے لیے ضروری ہے کہ ذات باری تعالی کے شایان شان ہوں۔ "میاں" اور "سائیں" ایسے کلمات اللہ تعالی کی ذات کے شایان شان نہیں ہیں کیوں کہ اگرچہ استعمال کرنے والا انھیں اچھے معنوں میں استعمال کر رہا ہو لیکن ان میں کم تر معنی کا وہم پیدا ہو سکتا ہے اس لیے اللہ تعالی کے اسم جلالت کے ساتھ ان کلمات کا استعمال درست نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی، اللہ جل شانہ اور اللہ سبحانہ و تعالی یا باری تعالی کے کلمات استعمال کرنے چاہییں۔

ذیل میں ہم کتب لغت کے حوالے سے لفظ "میاں اور سائیں" کے معانی درج کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیے!

میاں: اردو زبان میں شوہر، خواجہ سرا، ایک کلمہ جس سے برابر والے یا اپنے سے کم درجہ شخص کو خطاب کرتے ہیں، بیٹا وغیرہ معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(قائد اللغات، فیروز اللغات)

سائیں: خاوند، فقیر، بھکاری وغیرہ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (قائد اللغات)

ان معانی سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ اللہ جل شانہ کے شایان شان نہیں ہیں، ان میں سے بعض معانی ایسے ہیں جو ذات باری تعالی کے لیے نقص اور اہانت کا پہلو رکھتے ہیں لہذا ہماری رائے میں "اللہ میاں" اور "اللہ سائیں" ایسے کلمات بولنے سے بالکل گریز کرنا چاہیے اور اپنے گھروں، دفاتر، مجالس اور بچوں کے ساتھ گفتگو میں اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے وقت اس احتیاط پر عمل کرنا چاہیے۔ اللہ تعالی کی شان جلالت تو بہت بلند تر ہے۔ وہ ہر نقص، عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون (الصافات)

"آپ کا رب جو بڑی عزت والا ہے، ہر اس عیب سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں"

ذات پاک رسالت مآب ﷺ کے لیے بھی اللہ جل شانہ نے ایسا ذو معنی کلمہ استعال کرنے سے منع فرمایا ہے جس کے معنی شان رسالت کے مطابق نہ ہوں، خواہ استعمال کرنے والے کی نیت بھی درست ہو لیکن اس سے کوئی بدنیت، بدمذہب اور بدطینت شخص دور کا ایسا معنی مراد لے سکتا ہے، جس سے اہانت اور بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو؛ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(البقرۃ:104)

"اے ایمان والو! (اگر دوران کلام رسول کریم ﷺ کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہو تو) راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور (ادب کا تقاضا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو) خوب توجہ سے سنو (تاکہ انھیں دوبارہ بتانے کی زحمت نہ دینی پڑے)۔"

(تفہیم المسائل، ج1، ص29)

مذکورہ فتاوی سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپروالا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے بلکہ بعض صورتوں میں خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ میاں کہنا حرام یا گناہ تو نہیں لیکن منع ہے کیوں کہ اس کے معانی میں برے معنی بھی موجود ہیں جن کا اطلاق ذات باری تعالی پر ہرگز جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالی کو اوپروالا کہنا سخت ناجائز ہے کیوں کہ اس سے جہت کا ثبوت ہوتا ہے اور اللہ تعالی اوپر یا نیچے ہونے سے پاک ہے۔ ہمیں اللہ تعالی کو ان ناموں کے ساتھ پکارنا چاہیے جو شرع میں وارد ہیں یا جسے علما نے پسند فرمایا ہے اور ایسے ناموں سے بچنا چاہیے جن میں توہین کا شائبہ بھی موجود ہو۔



Our Other Pamphlets

Azaan -e- Bilal Aur Suraj Ka Nikalna
Ghaire Sahaba Mein Radiallaho Ta'ala Anho Ka Istemal
Hazrate Bilal Ka Rang Kaala Nahin Tha
Furooyi Ikhtelafaat Rahmat Hain
Hazrate Owais Qarni Ke Daant
Karbala Se Mutalliq Kuchh Jhoote Waqiyaat
Bahaar -e- Tehreer (Part 1)
Bahaar -e- Tehreer (Part 2)
Bahaar -e- Tehreer (Part 3)
Bahaar -e- Tehreer (Part 4)
Bahaar -e- Tehreer (Part 5)
More Pamphlets Coming Soon